

## زری پالیسی بیان

14 ستمبر، 2026ء

1- زری پالیسی کمیٹی نے آج اپنے اجلاس میں پالیسی ریٹ 11.5 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔ کمیٹی کے دس میں سے سات ارکان نے پالیسی ریٹ کو برقرار رکھنے کے فیصلے کی حمایت کی۔ کمیٹی نے محسوس کیا کہ مشرق وسطیٰ کا طویل تنازع حال میں شدت پکڑ گیا ہے جس سے اجناس کی پہلے سے بلند عالمی قیمتیں مزید بڑھ گئی ہیں، جبکہ سپلائی چین میں خلل بدستور موجود ہے۔ تاہم تازہ ترین اقتصادی اعداد و شمار زری پالیسی کمیٹی کے توقعات کے مطابق رہے ہیں۔ عمومی مہنگائی اگست میں بڑھ کر سال بسال 11.1 فیصد ہو گئی جبکہ جولائی میں یہ 9.2 فیصد تھی۔ قومی مہنگائی توقع کی نسبت معمولی سی کم رہی۔ بیرونی کھاتے کا دباؤ حد میں رہا کیونکہ اسے کارکنوں کی بھاری ترسیلات زر اور مالی رقوم کی بلند آمد نے سہارا دیا۔ دریں اثنا، اقتصادی سرگرمی مالی سال 26ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران سست روی کے بعد بتدریج بڑھنا شروع ہوئی جیسا کہ بلند تعدد کے تازہ ترین اظہاریوں (high-frequency indicators) سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس تناظر میں کمیٹی نے محسوس کیا کہ موجودہ زری پالیسی موقف مہنگائی کو وسط مدت میں 5 تا 7 فیصد ہدف کے اندر رکھنے کے لیے موزوں ہے۔ تاہم اس منظر نامے سے منسلک، خاص طور پر بگڑتے ہوئے جغرافیائی و سیاسی ماحول سے غیر یقینی کیفیت بڑھ گئی ہے۔

2- کمیٹی نے گزشتہ اجلاس کے بعد ہونے والی اہم پیش رفت کو مد نظر رکھا، جو یہ ہیں۔ پہلی، موڈیز نے پاکستان کی ریاستی کریڈٹ ریٹنگ بہتر کر کے اسے مستحکم منظر نامے کی حامل بی 3 کر دیا۔ دوسری، ملک نے یورو بانڈز کے ذریعے بین الاقوامی سرمایہ مارکیٹوں سے کامیابی کے ساتھ 3 ارب ڈالر جمع کیے۔ اس کے ساتھ ساتھ زر مبادلہ کی مسلسل خریداری سے اسٹیٹ بینک کو اپنے زر مبادلہ ذخائر بڑھا کر 21 ارب ڈالر سے زائد کرنے کا موقع ملا۔ تیسری، ستمبر میں کاروباری اداروں اور صارفین دونوں کی مہنگائی کی توقعات بڑھ گئیں، اور ان کا اعتماد کمزور ہوا۔ چوتھا، بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں جون کے دوران 3.5 فیصد کمی آئی، جس سے مالی سال 26ء کی مجموعی نمو 5.0 فیصد ہو گئی۔ پانچویں، مالیاتی یکجائی مالی سال 26ء کے میزانی ہدف سے بھی بلند رہی۔ مزید برآں، جولائی تا اگست مالی سال 27ء میں ایف بی آر نے ہدف کے مطابق ٹیکس وصول کیا، جبکہ اسٹیٹ بینک نے بجٹ کے مقررہ 1.4 ٹریلین روپے کے مقابلے میں 1.9 ٹریلین روپے کا بلند منافع حکومت کو منتقل کیا۔ آخر میں، دشوار عالمی معاشی ماحول میں دیگر مرکزی بینکوں نے زیادہ محتاط رویہ اختیار کر لیا ہے۔

3- مذکورہ پیش رفت اور ابھرتے ہوئے خطرات کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ قیمتوں کا استحکام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ موصول ہونے والے ڈیٹا اور مشرق وسطیٰ میں جاری صورت حال کا بغور جائزہ لیا جاتا رہے گا۔ کمیٹی نے یہ بھی نوٹ کیا کہ منفی جغرافیائی اور سیاسی حالات اور موسم کے باعث تعطل جیسے دھچکے بار بار وقوع پذیر ہو رہے ہیں اور یہ کلی معاشی منظر نامے کے لیے بدستور خطرہ ہے۔ اس پس منظر میں کمیٹی نے فراست کے ساتھ زری اور مالیاتی پالیسی کا آمیزہ اختیار کرنے اور رسد دی دھچکوں کو جذب کرنے کے لیے بفرز بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس کے ساتھ ڈھانچہ جاتی اصلاحات کا بروقت نفاذ پیکلڈ اری اور پیداواریت بڑھانے، اور بلند اور پائیدار معاشی نمو کو سہارا دینے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

## حقیقی شعبہ

4- مشرق وسطیٰ کے تنازع کے باعث مالی سال 26ء کی چوتھی سہ ماہی میں خلل کے حالات میں معاشی سرگرمیاں معتدل ہو گئی تھیں جو حالیہ مدت میں بظاہر بتدریج بڑھ رہی ہیں۔ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت، نجی شعبے کے قرضوں، ٹیکسٹائل برآمدات، کاروباری احساسات اور رات کی روشنیوں کی سیٹلائٹ تصاویر اور گیس کے اخراج

سمیت بلند تعدد کے اظہار یوں سے جولائی میں معاشی سرگرمیاں بڑھنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، چاول اور گنے کے زیر کاشت رقبے میں اضافے کے ساتھ کپاس کی فصل کی ابتدائی اطلاعات نے زرعی شعبے کے امکانات کو بہتر بنادیا ہے۔ اجناس کے پیداواری شعبوں میں متوقع بہتری خدمات کے شعبے کے لیے بھی خوش آئند ہے۔ اس پس منظر میں زرعی پالیسی کمیٹی کو توقع ہے کہ مالی سال 27ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کی نمو سابقہ تخمین شدہ 3.5 تا 4.5 فیصد کی حد میں رہے گی۔

## بیرونی شعبہ

5- جولائی میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ کافی حد تک زرعی پالیسی کمیٹی کی توقعات کے مطابق رہا، کیونکہ اشیا اور خدمات کی درآمدات میں اضافہ برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر میں ہونے والے نمایاں اضافے سے بھی زیادہ رہا۔ دریں اثنا، ستمبر میں یورو بانڈز کے اجرا کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی بڑے پیمانے پر خریداری کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر بڑھ کر 21.4 ارب ڈالر ہو گئے۔ مستقبل میں، توقع ہے کہ مستحکم ترسیلات زر اور آئی سی ٹی برآمدات میں اضافے کی بدولت مالی سال 27ء میں کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ جی ڈی پی کے صفر تا ایک فیصد کے درمیان رہے گا۔ علاوہ ازیں، بیرونی ذرائع سے منصوبہ بند رقوم کی آمد اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی مسلسل خریداری سے بیرونی مالی ضروریات پوری ہونے اور زرمبادلہ ذخائر مستحکم رہنے کی توقع ہے۔ اندازہ ہے کہ جون 2027ء کے اختتام تک زرمبادلہ ذخائر تین ماہ کی درآمدات کو پورا کرنے کی سطح تک پہنچ جائیں گے۔ تاہم، یہ منظر نامہ مشرق وسطیٰ میں جاری تبدیلیوں کے تناظر میں عالمی سطح پر اجناس کی بلند قیمتوں اور رسدی رکاوٹوں جیسے خطرات سے مشروط ہے۔

## مالیاتی شعبہ

6- مالی سال 26ء کے دوران، مالیاتی یکجائی بجٹ کے مقررہ اہداف سے بہتر رہی۔ اس میں اخراجات جاریہ کو قابو میں رکھنے، بالخصوص سود کی ادائیگیوں میں کمی نے اہم کردار ادا کیا۔ مالی سال 27ء کے ابتدائی دو ماہ کے دوران ٹیکس وصولیاں ایف بی آر کے مقررہ اہداف کے مطابق رہیں، تاہم گذشتہ برس کی نسبت ان کی شرح نمو کم رہی۔ اسی اثنا میں، اسٹیٹ بینک کی جانب سے بجٹ تخمینے کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ 1.9 ٹریلین روپے منافع کی منتقلی نے مالی سال 27ء کے مالیاتی منظر نامے کو مثبت بنایا ہے۔ تاہم، ٹیکس وصولی کے ہدف کا حصول ناگزیر ہے اور ملکی اور عالمی سطح پر غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر اس کے لیے مسلسل کوششیں درکار ہوں گی۔ اس ضمن میں، زرعی پالیسی کمیٹی نے خاص طور پر ٹیکس و ہند گان کی تعداد بڑھانے اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کے خسارے میں کمی لانے سمیت دیگر مالیاتی اصلاحات کی رفتار تیز کرنے پر زور دیا تاکہ بلند اور پائیدار معاشی نمو کے فروغ میں مدد مل سکے۔

## زر اور قرضہ

7- 28 اگست تک، زرو سبج (ایم ٹی) کی نمو گر کر 11.6 فیصد سال بہ سال رہ گئی، جبکہ زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے وقت یہ 13.2 فیصد تھی، جس سے بینکوں کی طرف سے خالص ملکی اثاثوں اور خالص بیرونی اثاثوں، دونوں کے کم رہنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ دریں اثنا، نجی شعبے کو قرض میں سال بہ سال 13.4 فیصد اضافہ ہوا، جسے بینکاری نظام سے حکومت کی خالص میرانی قرض گیری میں کمی اور معاشی سرگرمیوں میں بحالی سے تقویت ملی۔ یہ اضافہ وسیع البینا تھا، جسے جاری سرمائے، معینہ سرمایہ کاری اور صارفی قرضوں، سب میں دیکھا گیا۔ شعبہ زراعت اور چینی اور تھوک و خرده تجارت قرض لینے والے نمایاں شعبے تھے۔ مستقبل میں، معاشی سرگرمی میں جاری بہتری کے ساتھ نجی شعبے کو قرض کی نمو میں مزید استحکام متوقع ہے۔

## مہنگائی

8۔ جولائی میں عمومی مہنگائی کی شرح سال بسال 9.2 فیصد جبکہ اگست میں 11.1 فیصد رہی۔ مہنگائی کی حالیہ بلند شرح کی بنیادی وجہ غذائی مہنگائی میں اضافہ ہے جو گندم اور اس کی مصنوعات، نیز تلف پذیر اشیا کی قیمتیں بڑھنے کے باعث ہوا تھا۔ اسی دوران، مشرق وسطیٰ کے تنازع کے شدت اختیار کرنے سے توانائی کی قیمتیں بھی بلند رہیں۔

ایندھن کی قیمتیں بڑھنے کے نتیجے میں نقل و حمل کے اخراجات بڑھے، جس سے قومی مہنگائی 8.7 فیصد تک پہنچ گئی۔ مہنگائی سے متعلق حالیہ سروے میں صارفین اور کاروباری اداروں کی توقعات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ تاہم، زری پالیسی کمیٹی نے محسوس کیا کہ ہائی اسپڈ ڈیزل کی قیمتوں کے تعین کے طریقہ کار میں حالیہ تبدیلی سے اگست میں اس کی قیمتوں میں نمایاں کمی ہوئی، جس سے ملکی مہنگائی پر بلند عالمی قیمتوں کے اثرات کسی حد تک زائل ہوئے۔ دریں اثناء، مستقبل کی متوقع صورت حال کی بنیاد پر امکان ہے کہ حقیقی مثبت شرح سود سے طلب کا دباؤ قابو میں رکھنے، اور غذائی اشیا اور توانائی کی قیمتیں بڑھنے سے پیدا ہونے والے دور ثانی کے اثرات کو قابو میں رکھنے میں مدد ملے گی۔ مجموعی طور پر، مالی سال 27ء میں مہنگائی کا منظر نامہ گذشتہ جائزے کے مقابلے میں بڑی حد تک برقرار ہے، اور توقع ہے کہ جون 2027ء تک مہنگائی بتدریج کم ہو کر 5 سے 7 فیصد ہدف کی بالائی سطح کے قریب آجائے گی؛ اگرچہ، اس منظر نامے کو درپیش خطرات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اہم خطرات میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ، بجلی اور گیس کے نرخوں میں رد و بدل کا حجم، رسد میں خلل، اور ایل نیو کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے باعث غذائی اشیا کی قیمتوں میں غیر متوقع اتار چڑھاؤ شامل ہیں۔

\*\*\*\*